کتاب کا بنیادی موضوع سنت رسولؐ کے صحیح مقام اور مرتبے کا تعین ہے۔ مصنف نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ دلائل و براہین کی روشنی میں "حجیت سنت" کا اثبات کیا ہے۔ یہ کتاب ایک مقدمے اور چھے ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کا اہم اور طویل ترین باب (ص ۱۰۷ تا ۳۱۵) عصمت انبیا پر ہے جس میں مصنف نے سنت کی حیثیت کو عصمت انبیا کے تصور سے مربوط کیا ہے۔ یہ کہنا شاید مبالغے پر مبنی نہ ہو کہ یہ بحث جتنی تفصیل کے ساتھ اس کتاب میں پیش کی گئی ہے وہ موجودہ دور کی شاید ہی کسی اور تصنیف میں نظر آئے۔

پوری کتاب میں نہایت اعلیٰ تحقیقی انداز اختیار کیا گیا ہے' حوالہ جات و حواشی کا اہتمام ہے اور ہر باب کے آخر میں ماخذ و مصادر کی مکمل فہرست دی گئی ہے۔ مصنف نے قدیم و جدید ماخذ سے استفادہ کرتے ہوئے مکمل تفصیل مہیا کی ہے' اور ہر مسئلے میں مذاہب اربعہ کی آرا کو بھی بیان کیا ہے۔ اس وقیع علمی تصنیف کا ترجمہ رواں اور سلیس ہے اور اس پر نظرثانی ڈاکٹر احمد حسن اور ڈاکٹر میاں محمد صدیقی نے کی ہے۔ یہ ایک علمی اور فقہی کتاب ہے۔ اور اس کی ایک اہم خوبی اس کا "اشاریہ" بھی ہے۔ کتاب سفید کاغذ پر عمدگی سے چھاپی گئی ہے مگر قرآنی آیات پر اعراب سے گریز اور کتابت کی اغلاط کی کثرت افسوس ناک ہے۔ (حافظ محمد سجاد)

تعلیم کے بنیادی مباحث' ڈاکٹر وحید قریشی۔ مرتب: سلیم منصور خالد۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز' بلاک ۱۹' مرکز ایف سیون' اسلام آباد۔ صفحات: ۲۰۳۔ قیمت: درج نہیں۔

ڈاکٹر وحید قریشی جیسی ہمہ جہت شخصیت کی تصنیف پر رائے زنی بھی "جسارت" کا درجہ رکھتی ہے۔ ان کی عمر' تعلیم و تفکر کے دشت ناپیدا کنار کی سیاحی میں گزری۔ یہ کہنا شاید بے جا نہیں کہ ایک استاد اور مفکر تعلیم کی حیثیت سے ڈاکٹر صاحب کا نام کشت علم کی سیرابی کرنے والے اساتذہ میں سرفہرست ہے۔

تعلیم کے بنیادی مباحث پاکستان کے مخصوص نظریاتی' معاشرتی اور سماجی تقاضوں کے تناظر میں تعلیم کی اہمیت اور اس کی عملی صورت گری کے متنوع پہلوؤں سے بحث کرنے والی نہایت ہی وقیع اور قابل قدر کتاب ہے۔ معروف اسکالر پروفیسر سلیم منصور خالد نے ڈاکٹر صاحب کے تیرہ مقالات کو بڑی خوب صورتی سے بعض ذیلی عنوانات (نظریاتی پہلو' اقبالیات اور پاکستان کے تعلیمی مسائل) کے تحت مرتب کیا ہے۔ تینوں ذیلی عنوانات نہ صرف باہم مربوط ہیں بلکہ ایک دوسرے میں اس طرح پیوست ہیں کہ انھیں ایک اکائی یا وحدت کی شکل دے کر ہی پاکستان جیسی اسلامی ریاست کا تصور تعلیم تشکیل پاتا ہے۔ ہم اسے نظریہ' تفسیر' اور تعبیر کا نام بھی دے سکتے ہیں۔ حقیقت میں اسلام ہی وہ فکری و روحانی سرچشمہ ہے جس